پہچان نمبر چار: جس گناہ پر لفظ ویل کا استعمال کیا گیا ہو وہ بھی بڑا گناہ ہوتا ہے۔

ویل کے معانی: ۱/ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد عذاب کی سختی ہے۔ (شیخ ابن باز رحمہ اللہ)

۲/ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جہنم میں ایک وادی کا نام ہے جس میں مختلف قسم کے عذاب دیئے جائیں گے۔

۳/ امام زجاج رحمہ اللہ کے نزدیک اس سے مراد ہلاکت و بربادی ہے۔

۴/ اس سے مراد جہنم کی وعید ہے۔

قرآن کریم میں دو ایسی سورتیں جن کی شروعات ہی کلمہ ویل سے ہوئی ہے' سورة الهمزة اور سورة المطففين .

ارشاد باری تعالی ہے ﴿ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ﴾ یعنی: ''بڑی خرابی ہے ہر اس شخص کے لئے جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو''۔

مفسر قرآن علامہ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: همزة اور لمزة بعض علماء کے نزدیک ہم معنی ہیں' بعض اس میں کچھ فرق کرتے ہیں' همزة وہ شخص ہے جو روبرو برائی کرے' اور لمزة وہ جو پیٹھ پیچھے غیبت کرے' بعض اس کے برعکس معنی کرتے ہیں' بعض کہتے ہیں همز آنکھوں اور ہاتھوں کے اشارے سے برائی کرنا ہے اور لمز زبان سے۔ (أحسن البيان تفسير سورة الهمزة)

ارشاد باری تعالی ہے ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ (1) الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ (2) وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ (3)﴾ (سورة المطففين)

یعنی: ''ویل ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی' جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں''۔

ارشاد باری تعالی ہے ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ (4) الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (5) الَّذِينَ هُمْ يُرَاؤُونَ (6) وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ (7)﴾ (سورة الماعون)

یعنی: ''ان نمازیوں کے لئے ویل (ہلاکت) ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں' جو ریاکاری کرتے ہیں اور عام استعمال کی چیزیں دینے سے روکتے ہیں''۔

ساہون سے مراد: مفسر قرآن علامہ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے وہ لوگ مراد ہیں:

۱/ جو نماز پڑھتے ہی نہیں۔

۲/ یا پہلے پڑھتے پھر سست ہو گئے۔

۳/ یا نماز کو اس کے اپنے مسنون وقت میں نہیں پڑھتے جب جی چاہتا ہے پڑھ لیتے ہیں۔

۴/ یا تاخیر سے پڑھنے کا معمول بنا لیتے ہیں۔

۵/ یا خشوع وخضوع کے ساتھ نہیں پڑھتے۔ (أحسن البيان تفسير سورة الماعون)

ارشاد باری تعالی ہے ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ' يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِراً كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (سورة الجاثية: ۷-۸)

یعنی: ''ویل ہے ہر جھوٹے گناہگار کے لئے' جو اپنے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہوئی سنے پھر بھی غرور کرتا ہوا اس طرح اڑا رہے گویا اس نے سنی ہی نہیں' تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خبر دیدیجئے''۔

عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنه تخلف عنا النبی ﷺ فی سفرة سافرنا ها فأدركنا وقد أرهقتنا الصلاة ونحن نتوضا فجعلنا نمسح علي أرجلنا فنادى بأعلى صوته ويل للاعقاب من النار مرتين أو ثلاثا . (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' آپ ﷺ کسی وجہ سے ہم سے پیچھے رہ گئے پھر آپ ہم سے آملے' جبکہ نماز کا وقت ختم ہو رہا تھا اور ہم جلدی میں وضوء کر رہے تھے' ہم اپنے پاؤں پر مسح کرنے لگے' تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا: (خشک) ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے''۔

یہ حدیث مختلف صحابہ سے مروی ہے جیسے عائشہ جابر' عبداللہ بن الحارث' خالد بن الولید شرحبیل بن حسنۃ عمرو بن العاص وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب باندھا ہے (**باب غسل الرجلین و لا یمسح علی القدمین**) یعنی دونوں پاؤں کو دھلا جائے گا مسح نہیں کیا جائے گا' اور بھی ائمہ حدیث نے اسی طرح کا باب باندھا ہے جیسے نسائی اور ترمذی وغیرہ' جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وضوء میں پورے اعضاء وضوء کو دھلنا اور پانی پہنچانا ضروری ہے' یہ صرف ایڑی کے ساتھ خاص نہیں ہے ایڑی کا ذکر اس لئے کیا گیا کہ وہ ایسی جگہ ہے کہ اگر دھیان سے وضوء نہ کیا جائے' تو بہت ممکن ہے کہ وہاں پانی نہ پہونچ سکے' اس لئے ایڑی کو بطور خاص بیان کیا گیا ہے' ورنہ جہاں بھی پانی نہیں پہونچے گا وضوء نہیں ہوگا' اس حدیث میں روافض پر واضح رد ہے جو ننگے پاؤں کو دھلنے کے بجائے مسح کرتے ہیں۔

اسی طرح عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (**رأی رسول اللہ ﷺ قوما یتوضؤون فرأی أعقابھم تلوح ' فقال ویل للأعقاب من النار أسبغوا .**) (صحیح سنن ترمذی وسنن نسائی)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضوء کرتے ہوئے دیکھا آپ نے دیکھا کہ ان کی ایڑیاں (پانی نہ پہونچنے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں' تو آپ نے فرمایا: (خشک) ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے' اچھی طرح سے وضوء کرو''۔

عن معاویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ (ویل للذی یحدث بالحدیث لیضحک بہ القوم فیکذب ویل لہ ویل لہ) (سنن أبوداؤد وسنن ترمذی حسنہ الألبانی)

معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے اس کے لئے ویل ہے ویل ہے ویل ہے''۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (**ارحموا ترحموا واغفروا یغفر لکم ویل لأقماع القول و ویل للمصرین الذین یصرون علی ما فعلوا وھم یعلمون**) (مسند أحمد' والأدب المفرد للبخاری' وصححہ الألبانی سلسلہ صحیحہ وصحیح الجامع)

''رحم کرو تم پر بھی رحم کیا جائے گا' معاف کر دیا کرو تمہیں بھی معاف کر دیا جائے گا' ان لوگوں کے لئے ویل ہے جو صرف سنتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے' اور ان لوگوں کے لئے بھی ویل ہے جو جانتے ہوئے بھی گناہوں پر اصرار کرتے ہیں''۔

۲۷/شعبان ۱۴۴۷ھ موافق ۱۵/فروری ۲۰۲۶ء

جبیل دعوہ سنٹر سعودی عرب

ملاحظہ: بڑے گناہوں کی دیگر علامات جاننے کے لئے اس سے متعلق راقم کے دوسرے مضامین اور مقالات کا مطالعہ کیجئے! جزاکم اللہ خیرا۔